✿✿✿ تقریر ✿✿✿

تقریر بابت تربیت و اصلاح
وقت 5-7 منٹ

وسیلہ اور واسطہ کا اسلامی فلسفہ

(تقریر نمبر2)

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْۤا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِیْ سَبِیْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ (المائدہ:36)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور اس کے قرب کا وسیلہ ڈھونڈو اور اس کی راہ میں جہاد کرو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

تیری ہی ذات سے ہے ملا جو بھی سُکھ ملا
فضل و کرم سے تیرے ٹلا جو بھی دُکھ ملا
تیری سبھی صفاتِ کریمی کا واسطہ
اپنے کرم سے کر عطا بیمار کو شفا
ارحم من السماء، ارحم من السماء

معزز سامعین! خاکسار واسطہ اور وسیلہ کے متعلق خدا تعالیٰ، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کے حوالے سے کچھ باتیں اپنی پہلی تقریر میں بیان کر چکا ہے۔ میری آج کی تقریر اسی موضوع کی دوسری کڑی ہے۔

سامعین! دعا کی قبولیت کے لیے اپنے نیک اعمال کا واسطہ دیا جا سکتا ہے۔ اس حوالے سے کافی مواد اسلامی لٹریچر میں مل جاتا ہے صحیح بخاری کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین آدمی سفر کر رہے تھے کہ رات ہونے پر وہ ایک غار میں داخل ہوئے تا آرام کر سکیں کہ اچانک تیز ہواؤں سے ایک چٹان لڑھک کر آئی اور غار کا دھانہ یعنی منہ بند ہو گیا ان تینوں نے بہت زور لگایا مگر کچھ کامیابی نہ ہوئی۔ انہوں نے فیصلہ کیا کہ اپنے اپنے کسی نیک کام کی اللہ تعالیٰ کو دہائی دیں۔ پہلا بولا کہ اے اللہ! مَیں ہر رات ماں باپ کو دودھ پلا کر سوتا تھا۔ ایک رات تاخیر کی وجہ سے مَیں ایسا نہ کر سکا مَیں جب گھر آیا تو والدین سو چکے تھے۔ مَیں نے دودھ دوہا اور گلاس میں ڈال کر اُن کے سرہانے کھڑا رہا کہ جب جاگیں تو اُنہیں دودھ پلا سکوں۔ مگر وہ ساری رات نہ جاگے اور مَیں دودھ لئے اُن کے سرہانے کھڑا رہا۔ اے اللہ! اگر میرا یہ فعل تیرے رضا کے لیے تھا تو اس کے واسطے چٹان ہٹا دے۔ اللہ تعالیٰ نے تھوڑا سی چٹان ہٹادی مگر وہ ابھی باہر نکل نہ سکتے تھے۔

دوسرا بولا! اے اللہ! مَیں اپنی کزن پر عاشق تھا۔ ایک رات مَیں نے اس سے بُرا فعل کرنا چاہا۔ مگر وہ خدا سے ڈرتی رہی۔ جہنم کی آگ سے اُس نے مجھے ڈرایا یعنی اس کا واسطہ دیا۔ مَیں اُس بُرے فعل سے رک گیا۔ حالانکہ مَیں 100 دینار اُسے دے کر راضی کر چکا تھا۔ اے اللہ! اگر میرا یہ فعل تیری رضا کے لیے تھا تو مَیں اِس کا واسطہ دیتا ہوں کہ اِس پتھر کو غار کے منہ سے ہٹا دے۔ خدا تعالیٰ نے اُس کی سن لی اور پتھر تھوڑا سا اور سرک گیا مگر ابھی بھی یہ باہر نکلنے کے قابل نہ تھے۔

اب تیسرے کی باری تھی۔ وہ اپنے خدا تعالیٰ سے یوں گویا ہوا کہ اے اللہ تعالیٰ! مَیں نے کچھ مزدور رکھے۔ سب کو اُن کی مزدوری دے دی۔ ایک نے نہ لی اور وہ چھوڑ کر چلا گیا۔ مَیں نے اُس کی چھوڑی ہوئی رقم کو کاروبار پر لگایا اور تھوڑے ہی عرصے میں اُس رقم سے خریدی گئی بھیڑیں، بکریاں، گائے اور اونٹوں سے وادی بھر گئی۔ کچھ عرصہ کے بعد وہ اپنی مزدوری لینے آیا تو مَیں نے بھری ہوئی وادی اس کے سپرد کر دی۔ اے اللہ! اگر میرا یہ فعل تیری رضا کے لیے تھا تو آج اِس کے واسطے پتھر کو غار

کے منہ سے مکمل طور پر ہٹادے۔ اللہ تعالیٰ نے اُس کی سن لی اور پتھر مکمل طور پر غار کے منہ سے ہٹ گیا اور وہ تینوں آزاد ہو گئے۔ تو یہ نیک اعمال کا واسطہ دیکھ کر اپنے رب کو منوانے کا ایک اہم قابل تقلید واقعہ ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں:

"وَابۡتَغُوۡۤا اِلَیۡہِ الۡوَسِیۡلَۃَ۔ وسیلہ کے دو معنی ہیں۔ ایک تو حاجت۔ پس مطلب ہوا کہ اپنی حاجتیں جناب الٰہی میں لے جاؤ... (اور) دوسرے معنی ہیں ذریعہ کے ... پس الۡوَسِیۡلَۃَ فرمایا یعنی ذریعہ ہو۔ مگر اس ذریعہ کو دیکھ لو وہ بے ایمان کا تو نہیں۔ عقل و تجربہ و ایمان کے موافق ہے یا نہیں۔ مکلّف انسان عقل و تجربہ و ایمان سے تقویٰ کے سامان کرے مگر وہ عقل و تجربہ شریعت کے خلاف نہ ہو۔ پھر یہ مجاہدہ فی سبیل اللہ کرے۔ جب اِن تین قاعدہ پر چلے گا تو مظفر و منصور ہو گا۔"

(حقائق الفرقان جلد 2 صفحہ 100-101)

مکرم شیخ مبارک احمد صاحب مرحوم رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ تحریر فرماتے ہیں کہ

"1939ء میں جب خاکسار مشرقی افریقہ سے قادیان میں چھ ماہ کی رخصت گزار کر واپس افریقہ جانے لگا تو میری خواہش پر حضرت سید میر محمد اسحاق نے میری ایک کاپی پر اپنے قلم سے یہ قیمتی نسخہ لکھا۔

مَاکَانَ الۡعَبۡدُ فِیۡ عَوۡنِ اَخِیۡہِ کَانَ اللّٰہُ فِیۡ عَوۡنِہٖ کو مد نظر رکھتے ہوئے اگر کوئی شخص ہر وقت لوگوں کی دینی اور دنیوی بھلائیوں میں لگا رہے تو یقیناً اس کے دینی اور دنیوی کام خود بخود ہوتے رہیں گے۔ مَیں نے اس نسخہ کو اچھی طرح تجربہ کرکے دیکھا ہے کہ جب مَیں مشکلات دینی اور دنیوی میں ہوتا اور مَیں اپنے اوقات کو مخلوقِ خدا کے فائدہ کے لئے خرچ کرتا تو خود بخود غیب سے ایسے سامان پیدا ہو جاتے کہ بغیر لوگوں سے مدد مانگنے کے مجھے تمام ضروری سامان مل جاتے اور میری مشکلات حل ہو جاتیں اور ایسی ایسی جگہوں سے خدا میرے کام کروا دیتا کہ میرے وہم و گمان میں بھی نہ ہوتا اور یہی مفہوم ہے وَاَمَّا مَا یَنۡفَعُ النَّاسَ فَیَمۡکُثُ فِی الۡاَرۡضِ کا۔ پس جو شخص چاہتا ہے کہ اس کے کام خود بخود ہوتے جاویں وہ لوگوں کی مشکلات کے حل میں لگ جاوے۔ اللہ خود بخود اس کا متکفّل ہو جائے گا۔ مگر شرط یہ ہے کہ اپنے آپ کو پورے وقت کے لئے مخلوق خدا کی بہتری کے لئے وقف کردے۔"

(الفرقان ستمبر، اکتوبر 1961 صفحہ 85)

سامعین! حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا واسطہ دے کر دعا کی جاسکتی ہے۔ حضرت سید میر محمد اسحاق رضی اللہ عنہ مزارِ اقدس حضرت مسیح موعودؑ پر جاکر اِس طرح اپنے رب کے حضور فریادیں کیا کرتے تھے کہ

"اے اللہ! تیرا یہ محبوب اور پیارا بندہ تھا جب تک اِس دنیا میں رہا۔ وہ تیرے دین کی خدمت و اشاعت کے لئے ہر طرح کوشش کرتا رہا۔ اِس کے دل میں کچھ نیک تمنائیں تھیں اور کچھ مقاصد تھے۔ اب وہ تیرے پاس پہنچ چکا ہے۔ اے خدا! تُو ہمیں اِس بات کی توفیق دے کہ ہم ان نیک تمناؤں اور اعلیٰ نیک مقاصد کو پورا کرنے والے ہوں! (آمین)"

(حضرت میر محمد اِسحاقؓ کے مضامین کی جمع و تدوین از سید حنیف احمد قمر صفحہ 16)

سامعین! خلیفۃ المسیح کی دعاؤں کو اپنی دعاؤں میں شامل کرنا۔ لکھا ہے کہ حضرت مولوی غلام رسول راجیکیؓ نے 1919ء میں قادیان میں مکان بنانے کا ارادہ کیا لیکن حالات بہت کمزور تھے چنانچہ آپؓ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ سے مکان کے حوالہ سے دعا کی درخواست کی تو حضورؓ کی دعاؤں سے مکان بنانے کے غیر معمولی انتظامات ہو گئے۔ کچھ ہدیۃ اللہ تعالیٰ نے بندوبست کیا کچھ قرضِ حسنہ میسر آگیا حالانکہ آپؓ کے پاس ایک دیوار کھڑی کرنے کی گنجائش نہ تھی چنانچہ اِس مکان کی تیاری میں جو قرضِ حسنہ لیا تھا اُس کو اُتارنے کی فکر آپؓ کو دامن گیر رہتی۔ چنانچہ رمضان المبارک آگیا اور آپؓ نے تہیہ کیا کہ قرض کو اُتارنے کے لئے اِن ایام میں خاص دعائیں کروں گا لیکن اِس بار اِس پریشانی کا آپؓ، حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ سے ذکر نہ کرسکے چنانچہ آپؓ فرماتے ہیں۔ اِس رمضان میں بھی جب مَیں نے خاص توجہ سے گراں بار قرض کے اُترنے کے لئے دعا کی اور دعا کرتے ہوئے آٹھواں دن ہوا تو اللہ تعالیٰ کی قدوس ذات میرے ساتھ ہمکلام ہوئی اور اس پیارے اور محبوب مولیٰ نے مجھ سے ان الفاظ میں کلام فرمایا

"اگر تُو چاہتا ہے کہ تیرا قرض جلد اُتر جائے تو خلیفۃ المسیح کی دعاؤں کو بھی شامل کرلے"

(حیات قدسی صفحہ 267-268)

حضرت خلیفۃُ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ

”حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آئینہ کمالات اسلام کے عربی حصے میں قوم کے بارے میں کچھ دعائیں کی ہیں۔ اُن میں سے چند دعائیں ایک آدھ لفظ کی معمولی تبدیلی کے ساتھ مَیں پڑھتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔

آپؑ نے فرمایا:

”اے میرے رب! میری قوم کے بارہ میں میری دعا اور میرے بھائیوں کے بارے میں میری تضرّعات کو سن۔ مَیں تیرے نبی خاتم النبییّن و شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطہ دے کر عرض کرتا ہوں۔ اے میرے رب! انہیں ظلمات سے اپنے نور کی طرف نکال اور دوریوں کے صحرا سے اپنے حضور میں لے آ... اور اپنی ہلاکت سے اس قوم کو بچا جو میرے دونوں ہاتھ کاٹنا چاہتے ہیں۔ ان کے دلوں کی جڑوں میں ہدایت داخل فرما۔ ان کی خطاؤں اور گناہوں سے درگزر فرما... انہیں پاک وصاف کر اور انہیں ایسی آنکھیں دے جن سے وہ دیکھ سکیں اور ایسے کان دے جن سے وہ سن سکیں اور ایسے دل دے جن سے وہ سمجھ سکیں اور ایسے انوار عطا فرما جن سے وہ پہچان سکیں اور ان پر رحم فرما اور جو کچھ وہ کہتے ہیں ان سے درگزر فرما کیونکہ یہ ایسی قوم ہیں جو جانتے نہیں۔ اے میرے رب! حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے نور اور ان کے بلند درجات اور راتوں کو قیام کرنے والے مؤمنین اور دوپہر کی روشنی میں غزوات میں شریک ہونے والے نمازیوں اور جنگوں میں تیری خاطر سوار ہونے والے مجاہدین اور اُمّ القریٰ مکہ مکرمہ کی طرف سفر کرنے والے قافلوں کا واسطہ۔ تُو ہمارے اور ہمارے بھائیوں کے درمیان صلح کروا۔ تُو ان کی آنکھیں کھول دے اور ان کے دلوں کو منوّر فرما۔ انہیں وہ کچھ سمجھا جو تُو نے ہمیں سمجھایا ہے اور ان کو تقویٰ کی راہوں کا علم عطا کر۔“ (ترجمہ از عربی عبارت آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 22۔ 23)

تمام سابقہ انبیاء کا واسطہ

سامعین! حضرت فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہا کی تدفین کے بعد نبی پاک صلّی اللہ علیہ وسلم نے دعا کرتے ہوئے اپنا اور گزشتہ تمام انبیائے کرام علیہم السلام کا وسیلہ پیش فرمایا، چنانچہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”اِغْفِرْ لِاُمِّیْ فَاطِمَةَ بِنْتِ اَسَدٍ وَلَقِّنْهَا حُجَّتَهَا وَوَسِّعْ عَلَيْهَا مُدْخَلَهَا بِحَقِّ نَبِيِّكَ وَالْاَنْبِيَاءِ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِيْ فَاِنَّكَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ“

ترجمہ: اے اللہ! میری ماں فاطمہ بنت اسد کی مغفرت فرما، اُس کی حجت اُسے سکھا دے اور اپنے نبی کے توسّل اور مجھ سے گزشتہ انبیائے کرام کے توسّل سے اِس کی قبر کو وسیع فرما دے۔ بیشک تو رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم فرمانے والا ہے۔

(المعجم الکبیر، جلد 24 صفحہ 351، رقم الحدیث 871)

حضرت خلیفۃُ المسیح الاول رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”بعض لوگ دعا کے واسطے مجھے اس طرح سے کہتے ہیں کہ گویا مَیں خدا کا ایجنٹ ہوں اور بہر حال اِن کا کام کرا دوں گا۔ خوب یاد رکھو! مَیں ایجنٹ نہیں ہوں، مَیں اللہ کا ایک عاجز بندہ ہوں“۔ حضرت خلیفہ اول کا جواب میں اسی لئے پڑھ رہا ہوں کہ وہی جواب ان کو میری طرف سے بھی ہے۔ ”ہاں! اللہ تعالیٰ کے آگے عاجزی کرنا میرا کام ہے“۔ پھر فرمایا: ”مگر جماعت کے بعض لوگ دعا کرانے کی درخواست میں بھی شرک کی حد تک پہنچ جاتے ہیں۔ یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی تمہارا معبود نہیں، کوئی تمہارا کارساز نہیں۔ مَیں علم غیب نہیں جانتا۔ نہ مَیں فرشتہ ہوں اور نہ میرے اندر فرشتہ بولتا ہے۔ اللہ ہی تمہارا معبود ہے۔ اسی کے تم ہم سب محتاج ہیں، کیا مخفی اور کیا ظاہر رنگ میں۔ اس کی طاقت بہت وسیع ہے اور اس کا تصرّف بہت بڑا ہے۔ وہ جو چاہتا ہے کر دیتا ہے“۔ پھر آپؓ نے فرمایا: ”خدا ہی کا علم کامل ہے۔ اس کا تصرّفِ کامل ہے۔ اسی کے آگے سجدہ کرو۔ اسی سے دعا مانگو۔ روزہ، نماز، دعا، وظیفہ، طواف، سجدہ، قربانی، اللہ کے سوا دوسرے کے لئے جائز نہیں“۔ پھر بعض لوگ جو اللہ کے فضل سے جماعت میں تو نہیں لیکن بعض دفعہ بعض شکایتیں ایسی آتی ہیں کہ بعض عورتیں کمزوریاں دکھا جاتی ہیں۔ بالکل ہی بعض دعا کرانے والوں پہ اتنا اعتقاد ہوتا ہے کہ سمجھتی ہیں کہ بس اِن کے واسطے سے ہی اوپر دعا جاتی ہے۔ اگر دعا کا کوئی واسطہ ہے تو صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطہ ہے، اس کے علاوہ تو کوئی واسطہ نہیں ہے۔ اس لئے درود بھیجنا چاہیے۔“

دو پیارے قطروں کا واسطہ۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے حدیث قدسی ہے کہ دو قطرے مجھے بہت پیارے ہیں نمبر ایک۔ شہید کے خون کا قطرہ، نمبر دو۔ میرے خوف اور محبت میں نکلے آنسوؤں کا قطرہ۔ ان دونوں قطروں کا واسطہ دے کر دعا ہو سکتی ہے۔ آنسوں کا قطرہ تو ہم میں سے ہر ایک کو میسر آتا ہے اس کا واسطہ دے کر دعا کرو۔

سامعین! حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ درود شریف کے پڑھنے میں یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے میں ایک زمانے تک مجھے استغراق رہا۔ کیونکہ میرا یقین تھا کہ خدا تعالیٰ کی راہیں نہایت دقیق راہیں ہیں۔ بجز وسیلہ نبی کریمؐ کے مل نہیں سکتیں۔ جیسا کہ خدا بھی فرماتا ہے ۔ وَابْتَغُوْٓا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ(مائدہ آیت 33)۔ تب ایک مدت کے بعد کشفی حالت میں مَیں نے دیکھا کہ دو سقّے آئے ہیں اور ایک اندرونی راستے سے اور ایک بیرونی راستے سے میرے گھر میں داخل ہوئے اور ان کے کاندھوں پر نور کی مشکیں ہیں اور کہتے ہیں ھٰذَا مَاصَلَّیْتَ عَلٰی مُحَمَّدٍ" صلی اللہ علیہ وسلم

(حقیقۃ الوحی، حاشیہ صفحہ 128۔ تذکرہ صفحہ 77)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک الہام کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

" صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ سَیِّدِ وُلْدِ اٰدَمَ وَخَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ۔ درود بھیج محمدؐ اور آل محمدؐ پر جو سردار ہے آدم کے بیٹوں کا اور خاتم الانبیاء ہے صلی اللہ علیہ وسلم۔"

یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ یہ سب مراتب اور تفضّلات اور عنایات اسی کی طفیل سے ہیں اور اسی سے محبت کرنے کا صلہ ہے۔ سبحان اللہ اس سرور کائنات کے حضرت احدیت میں کیا ہی اعلیٰ مراتب ہیں اور کس قسم کا قرب ہے کہ اس کا محبّ خدا کا محبوب بن جاتا ہے۔ اس مقام پر مجھ کو یاد آیا کہ ایک رات اس عاجز نے اس کثرت سے درود شریف پڑھا کہ دل و جان اس سے معطّر ہو گیا۔ اسی رات خواب میں دیکھا کہ آب زلال کی شکل پر نُور کی مشکیں اس عاجز کے مکان میں لئے آتے ہیں اور ایک نے اُن میں سے کہا کہ یہ وہی برکات ہیں جو تو نے محمدؐ کی طرف بھیجے تھے۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔

اور ایسا ہی عجیب ایک اور قصہ یاد آیا ہے کہ ایک مرتبہ الہام ہوا۔ جس کے معنی یہ تھے کہ ملاءِ اعلیٰ کے لوگ خصومت میں ہیں۔ یعنی ارادہ الٰہی احیاء دین کے لئے جوش میں ہے۔ لیکن ہنوز ملاءِ اعلیٰ پر شخص مُحیی کی تعیین ظاہر نہیں ہوئی۔ اس لئے وہ اختلاف میں ہے۔ اسی اثنا میں خواب میں دیکھا کہ لوگ ایک مُحیی کو تلاش کرتے پھرتے ہیں اور ایک شخص اس عاجز کے سامنے آیا اور اشارہ سے اس نے کہا ھٰذَا رَجُلٌ یُحِبُّ رَسُوْلَ اللّٰہِ یعنی یہ وہ آدمی ہے جو رسول اللہ سے محبت رکھتا ہے اور اس قول سے یہ مطلب تھا کہ شرطِ اعظم اس عہدہ کی محبت رسول ہے۔ سو وہ اس شخص میں متحقق ہے۔

اور ایسا ہی الہام متذکرہ بالا میں جو آل رسول پر درود بھیجنے کا حکم ہے۔ سو اس میں بھی یہی سرّ ہے کہ افاضہ انوارِ الٰہی میں محبت اہل بیت کو بھی نہایت عظیم دخل ہے اور جو شخص حضرتِ احدیت کے مقرّبین میں داخل ہوتا ہے وہ انہیں طیبین طاہرین کی وراثت پاتا ہے اور تمام علوم و معارف میں ان کا وارث ٹھہرتا ہے۔"

(براہین احمدیہ ہر چہار حصص، روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 597-599)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"بہرحال خلاصہ یہ کہ مولود کے دن جلسہ کرنا، کوئی تقریب منعقد کرنا منع نہیں ہے بشرطیکہ اس میں کسی بھی قسم کی بدعات نہ ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت بیان کی جائے۔ اور اس قسم کا (پروگرام) صرف یہی نہیں کہ سال میں ایک دن ہو۔ محبوب کی سیرت جب بیان کرنی ہے تو پھر سارا سال ہی مختلف وقتوں میں جلسے ہو سکتے ہیں اور کرنے چاہئیں اور یہی جماعت احمدیہ کا تعامل رہا ہے اور یہی جماعت کرتی ہے۔ اس لئے یہ کسی خاص دن کی مناسبت سے نہیں، لیکن اگر کوئی خاص دن مقرر کر بھی لیا جائے اور اس پہ جلسے کئے جائیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت بیان کی جائے بلکہ ہمیشہ سیرت بیان کی جاتی ہے۔ اگر اس طرح پورے ملک میں اور پوری دنیا میں ہو تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں ہے لیکن یہ ہے کہ بدعات شامل نہیں ہونی چاہئیں۔ کسی قسم کے ایسے خیالات نہیں آنے چاہئیں کہ اس مجلس سے ہم نے جو برکتیں پالی ہیں ان کے بعد ہمیں کوئی اور نیکیاں کرنے کی ضرورت نہیں ہے جیسا کہ بعضوں کے خیال ہوتے ہیں۔ تو نہ افراط ہو نہ تفریط ہو۔

پس آج مَیں بقیہ وقت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس ارشاد کی روشنی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے بعض پہلو بیان کروں گا تا کہ ہم بھی ان کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنانے کی کوشش کریں۔ تبھی ہم جیسا کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کر کے خدا تعالیٰ کی محبت کو پا سکتے ہیں اور تبھی ہمارے گناہ بخشے جائیں گے، تبھی ہماری دعائیں بھی قبولیت کا درجہ پائیں گی۔

بعض لوگ پوچھتے ہیں کہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ بنا کر دعا کی جاسکتی ہے؟ آپؐ کی سنت کی پیروی اور آپؐ سے محبت کا تعلق، اللہ تعالیٰ کی رضا آپ کو حاصل کرنے کا وسیلہ ہی ہے۔ اذان کے بعد کی دعا میں بھی یہی دعا سکھائی گئی ہے۔ جو آیت مَیں نے پڑھی ہے اس کا کچھ حصہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے درج فرمایا تھا۔ پوری آیت اس طرح ہے۔ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ (آل عمران:32) تو کہہ دے کہ اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو وہ بھی تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔ پس ہم دیکھتے ہیں کہ آپؐ نے کیا سنت قائم فرمائی؟ جن کی ہم نے پیروی کرنی ہے۔ آپؐ کے کیا کچھ عمل تھے جو آپؐ نے اپنے صحابہ کے سامنے کئے اور آگے روایات میں ہم تک پہنچے۔"

(خطبہ جمعہ 13/مارچ 2009ء)

سامعین! اب مَیں تقریر کے آخر پر ربّ کو واسطے دے کر منانے کا ایک تازہ واقعہ بیان کر کے اپنی پہلی تقریر کو ختم کرتا ہوں۔ یہ دلچسپ اور ایمان افروز واقعہ کو بیان کرنا اِس لئے بھی ضروری ہے کہ یہی واقعہ اِس دلچسپ تقریر لکھنے کا باعث بنا ہے۔ میری نواسی عزیزہ ایمان عمران بعمر 7 سال کو کھیل کود میں ٹانگ پر چوٹ آئی۔ جب ڈاکٹرز سے رابطہ ہوا اور ابتدائی ٹیسٹ ہوئے تو انہوں نے ٹیومر کا شبہ ظاہر کر ایک بڑے ہسپتال ریفر کر دیا جہاں تمام سینئر ڈاکٹرز اِس بات پر متفق نظر آئے جس کا وہ برملا اظہار کرتے رہے کہ یہ خطرناک ٹیومر ہے اور بچی کے والدین کو یہ دُکھ دیکھنے اور سہنے کے لئے تیار کرتے رہے۔ اِس تکلیف دِہ کیفیت میں ایک طرف ہم تمام اپنے اللہ تعالیٰ کے حضور اُن تمام واسطوں کا ذکر کر کے کامل شفایابی کے لئے دعائیں کرتے رہے جن کا ذکر مَیں اوپر کر آیا ہوں یعنی اللہ تعالیٰ کی صفَت الشافی کا، حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، قرآنِ کریم کا، حضرت مسیح موعودؑ اور اپنی اپنی نیکیوں کا (گو ہمارے کھیسے خالی تھے) مگر مختلف واسطے دے دے کر اِس موذی مرض سے نجات کے لئے منّت سماجت کی اور دوسری طرف امیر المؤمنین حضرت خلیفۃُ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کو بھی ہر چھوٹے بڑے نے دعائیہ خطوط لکھے۔ حضور انور نے ایک عزیز کے خط کے جواب میں تحریر فرمایا کہ

May Allah remove all doubts of doctors

خدا تعالیٰ نے اپنی رحمتوں کے در کھولے اور تمام رپورٹس کلیئر آئیں صرف بلڈ انفیکشن نظر آئی۔ واسطے بھی قبول ہوئے اور پیارے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے الفاظ بھی بڑی شان سے پورے ہوئے اور وہ ڈاکٹرز جو بڑی تحدّی سے سو فیصدی کا کہہ کر خطرناک ٹیومر کا کہہ رہے تھے وہ بچی کے کمرے میں آنا چھوڑ گئے۔ سامنا کرنے سے کترانے لگے اور اپنے جونیئرز اور نرسز کو بھجوا کر ادویات بتانے لگے۔ سبحان اللہ۔ الحمد للہ۔ اللہ اکبر

سامعین! یہ موضوع جہاں بہت حسّاس ہے وہاں دلچسپ اور ایمان افروز بھی ہے۔ اِس لئے طوالت کے پیشِ نظر مَیں نے اِس کو تین حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ اُن میں سے دو حصے تو بیان ہو چکے۔ تیسرا حصہ اِن شاء اللہ کل بیان کروں گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اسلامی تعلیمات کو اپنانے کی توفیق دیتا چلا جائے۔ آمین

(کمپوزڈ: مسز عطیۃُ العلیم۔ ہالینڈ)